ساہتیہ اکادمی کے جشن ادب میں ڈرامہ نگاری کی صورتحال پر مباحثہ

نئی دہلی (پریس ریلیز)
جشن ادب 2020 کے تیسرے دن انعام یافتہ ادیبوں سے ملاقات پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں 24 ہندستانی زبانوں کے اکادمی انعام یافتہ ادیبوں نے اپنی تخلیقی سفر پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کی صدارت اکادمی کے نائب صدر مادھو کوشک نے کی۔ انھوں نے اپنے خطبے میں کہا کہ ادیب کی شخصیت اس آئس برگ کی طرح ہے جس کا 25 فیصد حصہ اوپر ہوتا ہے اور باقی حصہ پانی کے اندر ہوتا ہے۔ آج ہم ان ادیبوں کے اُسی چھپے ہوئے 75 فیصد شخصیت سے روبرو ہوسکیں گے۔ اردو کے لیے انعام یافتہ ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے اپنی تخلیقی سفر کا آغاز تنقید نگاری سے کیا۔ انھوں نے بتایا کہ ان کا پہلا مضمون 1978 میں 'نیا دور' میں شائع ہوا جو ایک تنقیدی مضمون تھا۔ ان کی انعام یافتہ کتاب 'سوانح سرسید: ایک بازدید' دراصل سرسید پر اب تک لکھے گئے مضامین کا تنقیدی جائزہ ہے۔ سرسید احمد خاں پر مختلف زبانوں میں اب تک بہت کچھ لکھا گیا ہے، ان تصانیف کی چھان پھٹک ضروری تھی۔ اس کتاب میں مصنف نے سرسید کی ادبی خدمات کے نئے گوشے اجاگر کیے ہیں۔ 'جھیلتے ہوئے اپنے کو' کے لیے ہندی انعام یافتہ ادیب و شاعر نند کشور آچاریہ نے کہا کہ نئے اور تبدیل ہوتے طول وعرض ہی شاعری کا مذہب ہے اور یہ ایکسپلوریشن ہی ہماری لفظی شعور کے نئے طول وعرض کا تخلیق ممکن کرتا ہے۔ آسامی ادیبہ جے شری گوسوامی مہنت نے اپنی انعام یافتہ ناول 'چانکیہ' کے بارے میں بتایا کہ جیوتش اور نیتی شاستر وغیرہ پڑھتے وقت انھیں چانکیہ کا کردار سب سے عزیز لگا تھا اور تبھی سے میں نے ان پر ایک ناول لکھنے کا منصوبہ بنالیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں قارئین سے کہنا چاہوں گی کہ اسے ناول کے طور پر ہی پڑھیں نہ کہ کسی تاریخ کی کتاب کی طرح۔

'ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت حال' پر پینل گفتگو پروگرام کا افتتاح معروف راجستھانی ادیب اور نیشنل اسکول آف ڈرامہ کے موجودہ چیئرمین ارجن دیو چارن نے کیا۔ انھوں نے ہندستانی نسائی روایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی روایت کا پابند ہونا کسی بوجھ کو ڈھونا نہیں ہے بلکہ کوئی روایت اپنے آپ کو حال میں ڈھالنے کے ہمیشہ تیار رہتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ تبدیلی بے حد باریک ہوتی ہے لیکن یہ روایت کو ہمیشہ جدید بنائے رکھتی ہے۔ ساہتیہ اکادمی کے صدر چندر شیکھر کمبار نے اپنے صدارتی تقریر میں کہا کہ مختلف فنون کے فنکاران کے دل کے بہت پاس ہیں۔ کوئی بھی تخلیق جب نئے لباس کے ساتھ سامعین کے سامنے پیش ہوتی ہے تو وہ بھی نئی ہوکر حال کا حصہ ہوجاتی ہے۔ انھوں نے اپنے کئی ڈراموں میں کیے گئے اس طرح کے بدلاؤ کی جانکاری بھی دی۔ اس پروگرام کے دوسرے سیشن کے صدارت کرشن منولی نے کی جبکہ اتھوکم کھولیمہ رنگھ (منی پوری)، سپن جیوتی ٹھاکر (آسامی)، شجاعت خاں (مراٹھی) اور سمن کمار نے ہندی ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

سموتسر خطبہ جسے سابق صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی کو دینا تھا جو کسی وجہ سے نہیں آسکے۔ انھوں نے اپنی تقریر بھیج دی جسے ساہتیہ اکادمی کی انگریزی مشاورتی بورڈ کی کنوینر محترمہ سکجاتا داس گپتا نے پڑھ کر سنایا۔

اردو میں ساہتیہ اکادمی کا ترجمہ ایوارڈ ۲۰۱۹ء ممتاز مترجم اسلم مرزا کو

ساہتیہ اکادمی کی ۲۳ ہندستانی زبانوں کے ترجمہ ایوارڈ کا اعلان

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکادمی کے صدر ڈاکٹر چندر شیکھر کمبار کی صدارت میں ساہتیہ اکادمی کی مجلس انتظامیہ کی میٹنگ ہوئی، جس میں ۲۳ ہندستانی زبانوں کے ساہتیہ اکادمی ترجمہ ایوارڈ ۲۰۱۹ء کے لیے کتابوں کے انتخاب کو منظوری دی گئی۔ اردو میں ترجمہ کے لیے ممتاز مترجم اسلم مرزا کو ان کے بہترین ترجمہ 'مور پنکھ' کے لیے منتخب کیا گیا جو پرشانت اسنارے کے مراٹھی شعری مجموعہ 'میچ ماجھا مور' کا اردو ترجمہ ہے۔

اسلم مرزا کا تعلق اورنگ آباد (مہاراشٹر) سے ہے۔ اب تک ان کی تیرہ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں 'آئینہ معنی نما'، 'گیلے پتوں کی مسکان' (شعری مجموعہ)، 'ہم جزیروں میں رہتے ہیں' (ترجمہ)، 'لکنت' (ترجمہ)، 'عطر گل مہتاب'، 'گلدستۂ خوش باش'، 'سلاطینِ دکن کے عہد میں شادیاں'، 'پیاری اٹو' (ترجمہ) اور 'مور پنکھ' (ترجمہ) اہم ہیں۔ اسلم مرزا نے متعدد سمیناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کی ہے

اسلم مرزا

اور اپنے مقالے پیش کیے ہیں۔ انھیں ولی دکنی نیشنل ایوارڈ، لٹریری پرسنالٹی آف دی ایئر ایوارڈ، ڈاکٹر عصمت جاوید لٹریری ایوارڈ وغیرہ سے نوازا جاچکا ہے۔ دیگر انعام یافتہ مترجمین میں تپن بندوپادھیائے (بنگالی)، سوسان ڈینیل (انگریزی)، آلوک گپتا (ہندی)، رتن لال جوہر (کشمیری)، سیئی پرانجپے (مراٹھی)، پریم پرکاش (پنجابی)، ڈھولن راہی (سندھی)، پی ستیہ وتی (تیلگو) وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کنڑ میں ایوارڈ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ ساہتیہ اکادمی ہر سال ۲۴ زبانوں کے مترجمین کو ایوارڈ کے لیے منتخب کرتی ہے۔ یہ ایوارڈ پچاس ہزار روپے نقد اور توصیف نامے پر مشتمل ہے۔ اس سال کے ایوارڈ کے لیے یکم جنوری ۲۰۱۳ء سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۷ء کے دوران شائع تراجم زیر غور آئے۔ یہ انعامات سال رواں کے دوران ساہتیہ اکادمی کی ایک پُروقار تقریب میں دیے جائیں گے۔

ساہتیہ اکادمی کی تقریبات میں کتابوں کا اسٹال بنا طلبہ کی توجہ کا مرکز

اسٹال میں اردو، انگریزی اور پنجابی ودیگر ساہتیہ اکادمی سے شایع ہونے والی کتابیں سجائی گئیں، طلبہ نے کہا: تقریبات نئے قلمکاروں کے لیے مشعل راہ ثابت ہونگی

کتابوں کے اسٹال پر طلبہ کو دیکھا جاسکتا ہے

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام منعقدہ ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کا آغاز پیر کے روز ہو چکا ہے۔ ۶ روزہ ان تقریبات کے پہلے دن جہاں ایک جانب ساہتیہ اکادمی کی سالانہ کارکردگی کی نمائش سجائی گئی اور گزشتہ سال کی کارکردگی کو تصاویر کے ذریعہ پیش کیا گیا تو وہیں دوسری جانب متعدد ثقافتی پروگراموں کا انعقاد بھی کیا گیا۔ ساہتیہ اکادمی کی ان تقریبات میں ادب اور ساہتیہ سے دلچسپی رکھنے والی شخصیات کثیر تعداد میں شرکت کر رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی تقریبات میں ساہتیہ اکادمی سے شائع ہونے والی مطبوعات کا ایک بڑا اسٹال بھی لگایا گیا ہے جہاں اردو ،انگریزی اور پنجابی و دیگر ساہتیہ اکادمی سے شائع ہونے والی کتابیں موجود ہیں ،ساتھ ہی یہاں رواں سال ساہتیہ اکادمی سالانہ ایوارڈ یافتہ ہستیوں کی مطبوعات کو بھی نمائش کے طور پر سجایا گیا۔ اس تعلق سے بات کرتے ہوئے وہاں موجود ایک طالب علم محمد علیم نے بتایا کہ میں ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کا ہر سال بڑی بے صبری سے انتظار کرتا ہوں کیونکہ مجھے بچپن سے ہی ادب کا شوق رہا ہے ،ادب انسان کو زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتا ہے ،ساہتیہ اکادمی اردو کی کتابوں کو بھی بڑے پیمانے پر ہر سال شائع کرتی ہے جو اردو کے فروغ کے لئے ایک بہتر قدم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کتابیں علم کا گہوارہ ہوتی ہیں اور ایک طالب علم کے لئے زیور جس کو پہننے سے طالب علم کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہاں موجود ادب سے محبت رکھنے والے گریجویشن کے طالب علم راکیش نے بتایا کہ ٹیکنالوجی کے زمانے میں بھی کتابیں انٹرنیٹ پر دستیاب ہوتی ہے جنہیں بآسانی سے پڑھا جاسکتا ہے لیکن جو مزہ کتاب کو اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھنے میں ہے وہ ٹیکنالوجی کے ذریعہ موبائل یا کمپیوٹر پر پڑھنے میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساہتیہ اکادمی کی شائع کتابیں ادب سے محبت کرنے والے کے لیے علمی گہوارہ ثابت ہوتی ہیں۔ راکیش نے ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات اور اس میں ہونے والی ادبی پروگرام کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے ادبی پروگرام زبان و ادب کی بقا و ترویج میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان پروگراموں کے ذریعہ نئے قلمکاروں کو لکھنے کے لیے نئے موضوع فراہم ہوتے ہیں اور یہ پروگرام نئے قلمکاروں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں۔

ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات ۲۰۲۰ء کا آغاز

معروف ہندی ادیبہ منو بھنڈاری نے اکادمی نمائش کا افتتاح کیا

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کا آغاز سالہائے گزشتہ ۲۰۱۹ء کی اکادمی کی سرگرمیوں کی نمائش سے کیا گیا جس کا افتتاح آج ہندی کی معروف ادیبہ منو بھنڈاری نے کیا۔ افتتاح سے قبل اکادمی کے صدر چندر شیکھر کمبار نے ان کا خیر مقدم کیا اور اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے خیر مقدمی کلمات سے نوازا۔ ڈاکٹر راؤ نے بتایا کہ ساہتیہ اکادمی نے سال ۲۰۱۹ء میں ۲۴؍ ہندستانی زبانوں میں ۴۸۴؍ کتابیں شائع کیں جن میں ۲۳۹؍ نئی کتابیں اور ۲۴۵؍ کتابوں کے نئے ایڈیشن شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے سال کل ۵۱۷؍ ادبی پروگراموں کا انعقاد عمل میں آیا جن میں صدی تقریبات، سمینار، سمپوزیم، ورکشاپ وغیرہ شامل ہیں۔ محترمہ منو بھنڈاری نے خرابیِ صحت کی وجہ سے تقریر نہیں کی مگر اپنی موجودگی سے ادیبوں کی حوصلہ افزائی کی۔ افتتاح کے بعد شمالی ہند میوزیکل انسٹرومنٹ کی مترنم آوازوں کے درمیان شمع روشن کی گئی۔ اس موقع پر ساہتیہ اکادمی کی ۲۴؍ زبانوں کے کنوینرز اور دیگر ممبران کے علاوہ مختلف زبانوں کے ادیب موجود تھے۔ دوپہر ڈھائی بجے سہ روزہ آل انڈیا آدیواسی ادیب کانفرنس کا آغاز ہوا جس کی افتتاح معروف ادیبہ انویتا ابی نے کیا۔ کانفرنس کے آغاز میں ساہتیہ اکادمی کے صدر ڈاکٹر چندر شیکھر کمبار نے شرکا کا گمچھا اور کتابیں دے کر استقبال کیا۔ اپنے خیر مقدمی کلمات میں اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے زبان کو دماغ کا آئینہ مانتے ہوئے کہا کہ آدیواسی زبانوں میں لوک سائنس کی بیش بہا اشیا موجود ہیں جن میں ہمارا ماضی پوشیدہ ہے۔ آدیواسی ادب میں روایتی علم کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ ان کے اس علمی ذخائر کو محفوظ رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے تاکہ یہ لمبے وقت تک زندہ رہ سکیں۔ اپنی افتتاحی تقریر میں پروفیسر انویتا ابی نے کہا کہ آدیواسی زبانی ادب، لوک ادب کی روایت کی ہی ایک کڑی ہے، جس میں ہماری روزمرہ زندگی ندی کی دھارا کی طرح رواں ہوتا ہے۔ ہمیں سماجی اور شمولیت کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔

منو بھنڈاری نے اکادمی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے

زبانی ادب کو کبھی مرنے نہیں دینا چاہیے۔ اسے اسکول کے نصاب میں شامل کرنا چاہیے۔ کانفرنس کے دوسرے سیشن 'شعری نشست' کی صدارت چندر کانت مراری سنگھ نے کی جن میں رچ۔ سوتے آئی مول، مکتیشور کیمپرائی، مرتھارک کے۔ مارن، روپ لال لمبو اور نگورانگ رینا نے آئی مول، دیماسا، گارو اور لمبو زبانوں کی نمائندگی کی۔ ان شاعروں نے پہلے اصل زبان میں شاعری پیش کی پھر اس کا ہندی/ انگریزی ترجمہ سنایا۔ کل ساہتیہ اکادمی کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوگا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے معروف نغمہ نگار اور فلم ڈائریکٹر گلزار شرکت کریں گے۔ یہ پروگرام شام ساڑھے پانچ بجے کمانی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔